السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مولانا بشیر احمد ربانی صاحب کیا عورت کی رخصتی سے پہلے اگر طلاق ہو جائے تو کیا اس کی عدت ہوتی ہے یا نہیں اور دوبارہ نکاح کے لئے کیا حکم ہے اور اسی خاوند سے جس نے اس کو پہلے طلاق دی ہے نکاح ہو سکتا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔ (خالد محمود۔ لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر عورت کی رخصتی سے پہلے طلاق ہو جائے تو ایسی عورت کے لئے کوئی عدت نہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا إِذا نَكَحتُمُ المُؤمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقتُموهُنَّ مِن قَبلِ أَن تَمَسّوهُنَّ فَما لَكُم عَلَيهِنَّ مِن عِدَّةٍ تَعتَدّونَها فَمَتِّعوهُنَّ وَسَرِّحوهُنَّ سَراحًا جَميلًا 49 ... سورة الاحزاب

"اے ایمان والو! جب تم ایمان والی عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں چھونے سے قبل طلاق دے دو تو تمہارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو پس تم انہیں فائدہ دو اور اچھے طریقے سے رخصت کر دو۔"

اس آیت کریمہ سے واضح ہوا کہ مطلقہ غیر مدخولہ کی شرعاً کوئی عدت نہیں لہذا ایسی طلاق یافتہ عورت کا نکاح اس کے بعد جہاں اولیاء مناسب سمجھیں کر دیں۔ اگر پہلے شوہر کے ساتھ ہی نباہ ہو سکے اور عورت پسند کرے تو وہاں نکاح کر دیں بصورت دیگر جہاں مناسب رشتہ معلوم ہو نکاح ہو سکتا ہے۔ کوئی شرعی مانع موجود نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد3۔ کتاب الطلاق- صفحہ362

محدث فتویٰ